Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۳۴۹
ٹیلیگرام ۵۲۵۴

الفضل
روزنامہ ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۱۳ محرم ۱۳۹۷ھ ۔ ۴ صلح ۱۳۵۶ ہش ۔ ۴ جنوری ۱۹۷۷ء	نمبر ۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۴ صلح ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔
طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمد للہ
احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

ربوہ ۴ صلح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ :۔
آج رات چار بجے بے ہوشی کا حملہ ہو گیا جو تھوڑی دیر رہا کمزوری کافی ہے
احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے ۔ آمین

محترم جناب ڈاکٹر محمد زبیر صاحب لکھنوی (قصر شاہجہاں ۔ 5-67 حسین ڈی سیلوا ٹاؤن کراچی ۳۳) کی بڑی صاحبزادی جو محترم ڈاکٹر محمد عمر صاحب لکھنوی مرحوم کی بہو ہیں کا کینیڈا میں ۶ جنوری کو پتے کا آپریشن ہو رہا ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامیاب آپریشن کے بعد ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے انہیں شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور ہر طرح ان کا حافظ و ناصر ہو ۔ آمین
محترم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب خود بھی بہت بیمار ہیں اور کمزور بہت ہو گئے ہیں احباب ان کی شفائے کامل و عاجل اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دعائیں کریں۔

قبرستان کے نام کی تبدیلی

آئندہ ربوہ کے شہیدی قبرستان جو چاردیواری کے اندر ہے کا نام عام قبرستان نمبر ۱ ہو گا اور باہر کے حصہ والا قبرستان عام قبرستان نمبر ۲ کہلائے گا دوست اپنی خط و کتابت اور گفتگو میں اس بات کو اچھی طرح یاد رکھیں۔
(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

وقارِ عمل

قائدین خدام الاحمدیہ ۷ جنوری یا ۹ جنوری ۱۹۷۷ء کو اپنے ہاں وقارِ عمل منائیں اور وقارِ عمل کی مفصل رپورٹ مرکز میں ارسال فرماویں۔
(مہتمم وقارِ عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے

تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہدوں کی حتی الوسع رعایت رکھے

" خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے چنانچہ لِبَاسُ التَّقْوٰی قرآن شریف کا لفظ ہے ۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے ۔ یعنی اُن کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کاربند ہو جائے "
(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۴)

" حقیقی تقویٰ کے ساتھ جاہلیت جمع نہیں ہو سکتی ۔ حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتی ہے جیسا کہ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا وَّ یُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَ یَجْعَلْ لَّکُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِہٖ یعنی اے ایمان والو ! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دے گا ۔ وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی تمام راہوں میں چلو گے ۔ یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آجائے گا تمہاری عقل میں بھی نور ہوگا اور تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نور ہوگا ۔ اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہوگا اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہوگا ۔ اور جن راہوں میں تم چلو گے وہ راہ نورانی ہو جائیں گی ۔ غرض جتنی تمہاری راہیں تمہارے قویٰ کی راہیں تمہارے حواس کی راہیں ہیں وہ سب نور سے بھر جائیں گی اور تم سراپا نور میں ہی چلو گے "
(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۷۷ ، ۱۷۸)

پبلشر :۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر :۔ سید عبد الحی ۔ مطبع :۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت :۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۴ صلح ۱۳۵۶ ہش

۴۔ جنوری ۱۹۷۷ء

مامورینِ الٰہی اور اُن کے متبعین کی کامیابی کا ذریعہ

مامورینِ الٰہی کی صداقت کی ایک دلیل یہ بھی ہوتی ہے کہ ان کی مخالفت ضرور کی جاتی ہے۔ کوئی ایک مامور بھی ایسا نہیں گزرا جس کے دعوئ ماموریت کے اعلان کے فوراً بعد ہی لوگ اس پر ایمان لے آئے ہوں۔ ہمیشہ یہی ہوتا رہا کہ چند سعید الفطرت لوگوں کے سوا اکثر لوگوں نے ابتداء میں انہیں جھٹلایا۔ ان کے ساتھ تمسخر و استہزاء کا سلوک روا رکھا اور انہیں اور ان کے ماننے والوں کو ایذاء پہنچانے اور انہیں مظالم کا تختۂ مشق بنانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔

اِس برملا تکذیب، شدید مخالفت، تمسخر و استہزاء، ایذاء رسانی اور ظلم کی فراوانی پر مامورینِ الٰہی غمگین ہو جاتے تھے لیکن ان کا غمگین ہونا اس وجہ سے نہیں تھا کہ خدا کی راہ میں تکلیفیں اٹھانا ان کے لئے دوبھر ہوتا تھا۔ وہ خدا کی راہ میں تکلیفیں اٹھانے کے لئے ہر دم تیار رہتے تھے اور ہر قسم کی سختیوں اور زیادتیوں کو بشاشت کے ساتھ برداشت کرتے تھے۔ ان کے غمگین ہونے کا اصل سبب یہ ہوتا تھا کہ لوگ انہیں جھٹلا کر فی الاصل خدا تعالیٰ کے نشانوں کی تکذیب کے مرتکب ہو رہے ہوتے تھے۔ انہیں یہ امر گوارا نہیں تھا کہ اِس قسم کا رویہ اختیار کر کے لوگ خدا تعالیٰ اور اس کے پُرحکمت افعال اور ارادوں کی تکذیب کے مرتکب ہوں۔ اُن کے اِس جذبہ اور دلی کیفیت کی قدر کرتے ہوئے خدا تعالیٰ انہیں تسلّی دیتا تھا کہ تکذیب کا دَور عارضی ہے۔ فرشتے آسمان سے نازل ہو کر ان کی مدد کریں گے اور بالآخر حق غالب آ کر رہے گا۔

مثال کے طور پر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم نے ایمان لانے کی بجائے آپؐ کے دعوے کو جھٹلایا اور آپؐ کو اور آپؐ پر ایمان لانے والوں کے خلاف ظلم کا بازار گرم کیا اور اشاعتِ حق کے راستے مسدود کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی تو اُن کے اِس وطیرہ پر آپؐ کا غمگین ہونا ایک قدرتی امر تھا۔ اِس پر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو تسلّی دیتے ہوئے فرمایا:۔

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ○ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ○

(الانعام آیات ۳۴، ۳۵)

ترجمہ:۔ ہم یقیناً جانتے ہیں (اور) یہی بات سچی ہے کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں وہ تجھے ضرور غمگین کرتا ہے کیونکہ وہ تجھ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ ظالم اللہ کی آیتوں کا دانستہ انکار کرتے ہیں۔ اور تجھ سے پہلے رسولوں کو بھی یقیناً جھٹلایا جا چکا ہے۔ اور انہیں تکلیف دی گئی۔ وہ صبر کرتے رہے یہاں تک کہ ان کے پاس ہماری مدد آ گئی۔ اور اللہ کی باتوں کو بدلنے والا کوئی نہیں۔ اور تیرے پاس رسولوں کی بعض خبریں یقیناً آ ہی چکی ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تسلّی ہی نہیں دی کہ اللہ کی آیتوں کی تکذیب کا سلسلہ یقیناً ختم ہو گا اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نتیجہ میں بالآخر حق غالب آ کر رہے گا بلکہ اُس نے آپؐ کو تکذیب آیات، ایذا رسانیوں اور حق پرستوں پر توڑے جانے والے مظالم کے دوران نصرتِ الٰہی کو جذب کرنے کے طریق سے بھی آگاہ فرمایا۔ چنانچہ فرمایا:۔

اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ○ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ۙ○ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۙ○ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ○

(الحجر آیات ۹۶ تا ۱۰۰)

ترجمہ:۔ ہم یقیناً تجھے ان تمسخر کرنے والوں (کے شر) سے محفوظ رکھیں گے جو اللہ کے ساتھ کئی اور معبود بنا رہے ہیں سو وہ عنقریب (اس کا نتیجہ) معلوم کر لیں گے۔ اور ہم یقیناً جانتے ہیں کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں (یعنی آیاتِ الٰہی کے انکار پر) تیرا دل تنگ پڑتا ہے۔ پس تو اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے (اس کی) تسبیح کر اور (اس کے) کامل فرمانبرداروں میں سے بن اور اپنے رب کی عبادت کرتا رہ یہاں تک کہ تجھ پر موت (کی گھڑی) آجائے۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو یہ ہدایت فرمائی کہ وہ مخالفینِ حق کی طرف سے آیاتِ الٰہی کی تکذیب پر قطعاً غمگین نہ ہوں بلکہ اِس راہ میں انہیں جو تکالیف پہنچیں اور جو مظالم سہنے پڑیں اُس پر صبر سے کام لیں اور اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے اور اس سے دعائیں مانگتے چلے جائیں یہی وہ راہ ہے جس پر چلنے سے ان کے حق میں نصرتِ الٰہی کا وعدہ پورا ہو گا اور حق دُنیا میں غالب آئے گا۔

حقیقت یہی ہے کہ مامورینِ الٰہی اور ان کے متبعین کی کامیابی کا تمام دار و مدار انتہائی مخالف اور نامساعد حالات میں صبر و ثبات کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے اور حصول نصرتِ الٰہی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرنے اور کرتے چلے جانے پر ہوتا ہے۔ اِسی سے انہیں نصرتِ الٰہی میسّر آتی ہے اور اسی سے وہ غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں ٭

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رضی قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ شَاْنِهٖ كُلِّهٖ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے ہوئے، کنگھی کرتے ہوئے، جوتا پہنتے ہوئے غرضیکہ اپنے ہر کام میں جہاں تک ممکن ہو دائیں طرف سے شروع کرنے کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

(۲) بَابُ التَّيَمُّنِ فِيْ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهٖ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْدَاُ بِرِجْلِهِ الْيُمْنٰى فَاِذَا خَرَجَ بَدَاَ بِرِجْلِهِ الْيُسْرٰى ... وَيُؤَيِّدُ فِعْلَ ابْنِ عُمَرَ مَا رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرِكِ مِنْ طَرِيْقِ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ۔

ترجمہ:۔ باب اِس بارہ میں کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھا جائے وغیرہ۔ اور حضرت ابن عمرؓ (مسجد میں داخل ہوتے وقت) پہلے دایاں پاؤں رکھتے اور جب باہر نکلتے تو اپنا بایاں پاؤں پہلے رکھتے ..... اور حضرت عمرؓ کا یہ فعل اس روایت کی تائید کرتا ہے جو حاکم نے مستدرک میں معاویہ بن قرہ سے کی ہے۔

(۳) عَنْ اَنَسٍ رضی كَانَ يَقُوْلُ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ اَنْ تَبْدَاَ بِرِجْلِكَ الْيُمْنٰى وَاِذَا خَرَجْتَ اَنْ تَبْدَاَ بِرِجْلِكَ الْيُسْرٰى۔

(عمدۃ القاری شرح بخاری)

ترجمہ:۔ انسؓ سے روایت ہے کہ آپ یہ کہا کرتے کہ یہ بات سنت میں داخل ہے کہ جب تو مسجد میں داخل ہو تو اپنا دایاں پاؤں پہلے اندر رکھے اور جب تو (مسجد سے) باہر نکلے تو پہلے اپنا بایاں پاؤں باہر رکھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمسایہ کے حقوق

مکرم قاری حافظ محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ

اللہ تعالےٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں:-

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا

(النساء رکوع ۶)

یعنی تم اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ بہت احسان کرو اور نیز رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اور اسی طرح رشتہ دار ہمسایوں اور بے تعلق ہمسایوں اور پہلو میں بیٹھنے والے لوگوں اور مسافروں اور جن کے تم مالک ہو ان کے ساتھ بھی) اور جو متکبر اور اترانے والے ہوں انہیں اللہ ہرگز پسند نہیں۔

خدا تعالےٰ کی عبادت صرف نماز روزہ حج اور زکوٰۃ کے ادا کرنے سے ہی مکمل نہیں ہوتی بلکہ ان کے علاوہ کچھ اور احکام بھی ہیں۔ جن پر عمل کرنا ضروری ہے اور ان کا تعلق حقوق العباد سے ہے۔ خدا تعالےٰ کے احکام دو قسم کے ہیں۔ پہلی قسم کا تعلق حقوق اللہ سے ہے جس میں نماز روزہ آجاتے ہیں دوسری قسم حقوق العباد سے متعلق ہے جب تک حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں ادا نہ کئے جائیں اس وقت تک خدا تعالےٰ کی عبادت مکمل عبادت نہیں کہلاتی چنانچہ مذکورہ بالا آیت کریمہ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ عبادت خالصتاً میری ہو اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور پھر والدین رشتہ داروں یتیموں مسکینوں، قریبی ہمسایوں بے تعلق ہمسایوں مسافروں اور ماتحتوں کیساتھ حسن سلوک کا حکم ہے۔ اس آیت میں حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے خاکسار اس وقت صرف ہمسائے کے حقوق پر کچھ عرض کرے گا۔

اسلام امن صلح اور آشتی کا مذہب ہے اس لئے یہ مسلم معاشرہ کو پرامن زندگی گذارنے کا حکم دیتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔

اَلْمُؤْمِنُ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا

کہ مومن کی مثال عمارت کی سی ہے جس کی ایک اینٹ دوسری کو مضبوط بناتی ہے پس تمام مسلم معاشرہ ایک عمارت کی حیثیت رکھتا ہے اس عمارت کو اندر اور باہر سے مضبوط رکھنے کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک اور خیر خواہی کا حکم ہے۔ بلکہ اسلام تو غیر مسلم ہمسایوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کا ہی حکم دیتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بارہ سال تک مکہ میں رہ کر غیر مسلم ہمسایوں کی جانکاہ اذیتوں کا نشانہ بنے رہے اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی آپ کے ساتھ ہر قسم کی تکالیف برداشت کرتے رہے۔ لیکن آپ نے اور آپ کے صحابہؓ نے اپنے غیر مسلم ہمسایوں کو دکھ کے مقابلہ میں دکھ نہیں پہنچایا بلکہ دکھ دینے والے ہمسایوں کو خیرباد کہہ کر مکہ سے مدینہ کو باذن اللہ ہجرت اختیار کر لی اور اس طرح قیامت تک کے لئے ایک بے نظیر مثال قائم کر دی۔

ہمسایہ کے حقوق سے متعلق چند احادیث

عن ابن عمر و عائشة رضى الله عنهما قالا: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما زال جبرئيل يوصيني بالجار حتى ظننت انه سيورثه (بخاری کتاب الادب)

حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل ہمیشہ مجھے پڑوسی سے حسن سلوک کی تاکید کرتا آیا ہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہیں وہ اسے وارث ہی نہ بنا دے۔

ایک حدیث میں پڑوسی سے حسن سلوک کو خدا اور رسول کی محبت کا معیار قرار دیا۔ چنانچہ فرمایا:-

"جس کو یہ پسند ہو کہ خدا اور اس کا رسول اس کو پیار کرے یا جس کو خدا اور اس کے رسول کی محبت کا دعوےٰ ہو تو اس کو چاہیئے کہ وہ اپنے پڑوسی کا حق ادا کرے۔

اس لئے فرمایا کہ قیامت کے دن بارگاہ الٰہی میں سب سے پہلے وہ دو مدعی اور مدعا علیہ پیش ہوں گے جو پڑوسی ہوں گے۔ انسان کی خوش خلقی اور بد خلقی کا سب سے بڑا معیار یہ ہے کہ اس کو وہ اچھا کہے جو اس سے سب سے زیادہ قریب ہو چنانچہ ایک دن صحابہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ہمیں کیسے معلوم ہو کہ ہم اچھا کر رہے ہیں یا برا فرمایا جب اپنے پڑوسی کو تم اپنی نسبت اچھا کہتے سنو تو سمجھو کہ اچھا کر رہے ہو اور جب برا کہتے سنو تو سمجھو کہ برا کر رہے ہو (سنن ابن ماجہ)

عورتوں کو پڑوسنوں کیساتھ حسن سلوک کا حکم

عن ابي هريرة رضى الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: والله لا يؤمن والله لا يؤمن والله لا يؤمن قيل من يا رسول الله؟ قال الذي لا يأمن جاره بوائقه

(بخاری کتاب الادب)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا تعالےٰ کی قسم وہ شخص مومن نہیں۔ خدا تعالےٰ کی قسم وہ شخص مومن نہیں۔ خدا تعالےٰ کی قسم وہ شخص مومن نہیں آپ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ کون سا مومن نہیں آپ نے فرمایا وہ جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں اور اچانک وار سے محفوظ نہ ہو۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کامل مومن بننے کے لئے ہمسائے کے ساتھ حسن سلوک ضروری ہے جو شخص اپنے ہمسائے کو دکھ دیتا ہے اس کا خدا پر کامل ایمان نہیں کیونکہ اگر وہ یہ جانتا ہے کہ ایک مقتدر ہستی موجود ہے جو ہر اچھے برے عمل کا بدلہ دیتی ہے تو پھر وہ کیوں اپنے ہمسائے کو تنگ کرے جبکہ خدا تعالےٰ نے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کو خدا اور رسول کی محبت کا معیار قرار دیا ہے۔

پڑوسی کیساتھ حسن سلوک کا ایک عمدہ طریق

عن ابي ذر رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابا ذر اذا طبخت مرقة فاكثر ماءها وتعاهد جيرانك

(مسلم کتاب البر والصلة)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر جب تم سالن پکاؤ تو اس کا شوربا کچھ زیادہ کر لیا کرو اور اپنے پڑوسی کا بھی خیال رکھو۔

اگر اسلامی معاشرہ کا ہر گھر اس تعلیم پر عمل کرے تو کوئی ایک فرد بھی رات کو بھوکا نہ سوئے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی تمام احمدی احباب کو پُرزور تاکید فرمائی کہ ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ یہ پتہ کرے کہ کہیں اس کا ہمسایہ بھوکا تو نہیں سو رہا پس ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے ہمسائے کا خیال رکھے اس کے بغیر اسلامی معاشرہ پُرامن زندگی نہیں گزار سکتا پس آج اس امر کی ضرورت ہے کہ ہم سب اپنا جائزہ کریں اور دیکھیں کہ کیا ہم اس حکم پر عمل کرتے ہیں اگر نہیں کرتے تو ہمیں خدا اور رسول کی محبت کے حصول کے لئے اس پر فوراً عمل کرنا چاہیئے

عورتوں کو پڑوسنوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ۔

(بخاری کتاب الادب)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے مسلمان عورتو! کوئی عورت اپنی دوسری پڑوسن سے حقارت آمیز سلوک نہ کرے۔ اگر بکری کا ایک پایہ بھی بھیج سکتی ہو تو اسے بھیجنا چاہیئے اس میں شرم کی کوئی بات نہیں۔

اس حدیث میں ایک تو یہ بتایا کہ ایک پڑوسن کو دوسری پڑوسن کو تحفہ دینا چاہیئے تاکہ آپس میں محبت بڑھے دوسرے اگر تھوڑی سی چیز بھی ہو تو وہ بھی اپنی پڑوسن کو دینے میں شرم محسوس نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ اگر آپ وہ تھوڑی سی چیز اپنی پڑوسن کو نہیں دیں گی تو اسے اس تھوڑی سی چیز سے محروم کرنے والی ہوں گی آپ کو کیا معلوم ہے کہ آپ کی پڑوسن کتنے دنوں سے بھوکی ہے ممکن ہے آپ کی وہ معمولی سی چیز اس کی بھوک میں کسی قدر کمی کر دے۔

قرآن پاک اور احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑوسیوں کے سلوک کی اہمیت واضح ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مکرم مولوی محمد نورالدین صاحب اجمل آف گولیکی کی یاد میں

(مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ)

میرے بہنوئی محترم مولوی نورالدین صاحب اجمل تقریباً ۹۰ سال کی عمر میں مورخہ ۱۲/۱۴ کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم جماعت احمدیہ کے مشہور صحابی محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی ضلع گجرات کے برادر اصغر اور ان سے پانچ سال چھوٹے تھے۔ پرائمری تک تعلیم دنیوی تھی۔ پرائمری کے بعد عربی فارسی فقہ و حدیث اور قرآن کریم کا ترجمہ و تفسیر اپنے والد ماجد ابو اکمل مولانا امام الدین صاحب سے گھر پر پڑھ کر کافی دسترس علوم دینیہ میں حاصل کی فرمایا کرتے تھے کہ ۱۵ سال کی عمر میں خود قادیان جاکر سیدنا حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ میں شامل ہونے کا محض خدا کے فضل سے شرف ملا۔

جماعت احمدیہ گولیکی ضلع گجرات کے آپ تمام عمر سیکرٹری تعلیم و تربیت و امام الصلوٰۃ رہے وفات سے ایک دو سال پہلے جبکہ بوجہ بڑھاپا و پیرانہ سالی کمزور ہو چکے تھے۔ کافی اصرار سے خدمت سلسلہ کا تعلیم و تربیت وغیرہ کا کام چھوڑا ورنہ جماعت احمدیہ کی تعلیم و تربیت اُن کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ سلسلہ کے لٹریچر، اخبارات و رسائل سے بوجہ علمی گھرانہ کے بہت گہری واقفیت تھی۔ خطبات جمعہ و عیدین کے مواقع پر سیدنا حضرت اقدس کے فرمودہ خطبات خاص ولولہ اور جوش سے جماعت کو سناتے۔ تا دم تحریر مرض الموت سے پہلے تک باقاعدگی سے گھر سے مسجد جاکر ادا فرماتے سال میں نفلی روزے بھی رکھتے۔ سلسلہ کی ہر تحریک پر لبیک کرکے شامل ہوتے تحریک جدید کے صف اول میں شامل تھے موصی تھے۔ وصیت کا چندہ باقاعدہ ادا فرماتے۔

فروتنی اور منکسر المزاجی طبیعت میں تھی۔ معاملات لین دین میں صاف تھے دوسروں کے جذبات کا احترام کرتے خاموش طبیعت تھے ڈانٹ ڈپٹ کی عادت نہ تھی۔ گفتگو میں شیرینی و حلاوت تھی آواز دھیمی۔ کسی سے غلطی ہو جاتی یا کوئی نقصان ہو جاتا تو خاموش رہتے۔ لباس و خوراک ساری عمر صاف ستھرا اور سادہ رکھا۔ نام و نمود و نمائش کے قائل نہ تھے خوراک کے معاملہ میں خوردن برائے زیستن نہ کہ زیستن برائے خوردن۔ پر عمل تھا

قرآن کریم سے خاص لگاؤ و عشق تھا۔ قرآنی دعائیں زیر لب ورد فرماتے رہنے کی عادت تھی۔ ذکر خدا سے ہمیشہ زبان تر رکھتے۔

خاندان حضرت مہدی موعود علیہ السلام سے خاص عشق تھا۔ اور خاندان کے چھوٹے سے چھوٹے صاحبزادے کا نام عزت و احترام سے لیتے اپنی زندگی حدیث شریف کے مطابق گذاری۔ اپنی اہلیہ ہماری محترمہ ہمشیرہ آپا محمودہ صاحبہ سے ہمیشہ نیک سلوک فرمایا اور نہ صرف ان کو بلکہ ہمارے کسی عزیز و اقارب میں سے بھی کسی کو شکایت کا موقع نہ دیا آپ بفضل خدا طویل العمر و کثیر الاولاد ہو کر اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ احباب جماعت سے مرحوم بھائی مولوی صاحب کی مغفرت و درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ مرحوم فدائی احمدیت تھے خدا تعالیٰ ان کی اولاد در اولاد کو بھی فدائی احمدیت بنائے۔ آمین۔

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی ممانی جان محترمہ رسول بی بی صاحبہ آف چک نمبر ۱۵۱ ڈگری ضلع تھرپارکر (سندھ) کا کچھ عرصہ قبل گلے کا اپریشن ہوا تھا۔ اپریشن تو خدا تعالیٰ کے فضل سے بالکل کامیاب رہا لیکن کمزوری ابھی باقی ہے اور صحت خراب ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔

(محمد سلیم احمد چک نمبر ۱۵۱ - ڈگری)

۲۔ خاکسار کے والد جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہیں جلسہ سالانہ کے اختتام پر سخت بیمار ہو گئے تھے۔ بخار سے تو آرام ہے۔ مگر کمزوری باقی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ عطا فرمائے آمین (محمد حلیم سیکرٹری مال گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ)

(۳) میرے دادا جان مرزا سیف علی صاحب جلسہ سالانہ کے بعد سخت بیمار ہو گئے تھے ابھی تک صاحب فراش ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین۔

(مرزا مبشر اقبال مکان [illegible] شمس آباد لائلپور)

(۴) خاکسار کے والد مکرم ... علی صاحب کو ایک حادثہ میں ٹانگ ٹوٹ جانے کی وجہ شدید چوٹیں آئی ہیں خون بھی کافی بہہ گیا ہے۔ آپ ڈسٹرکٹ ہسپتال لائلپور میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے

(حمیدہ ... کارکن الفضل ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ۸ بچوں کے بعد پہلی بچی مورخہ ۹ دسمبر ۶۵ء کو ۲ بجے قبل نماز فجر خاکسار کو عطا کی ہے۔ الحمد للہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت و ذرہ نوازی بچی کا نام "عطیۃ الوہاب" تجویز فرمایا ہے۔ یہ بچی چوہدری محمد حسین صاحب خادم مسجد مبارک کی پہلی پوتی اور مکرم کرم الٰہی صاحب بھٹی بشیر ماڈل فارم شیخوپورہ کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ بچی کو نیک خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین (ممتاز حسین امتیاز کارکن خلافت لائبریری ربوہ)

ضروری اعلان برائے ناصرات

ناصرات الاحمدیہ کے نصاب کی کتابیں دفتر لجنہ مرکزیہ ربوہ نے اکٹھی منگوائی ہوئی ہیں مندرجہ ذیل چار نئی کتابیں بھی ناصرات کے نصاب میں شامل کی گئی ہیں

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (برائے معیار اول)

ہمارا رسول " معیار دوم

کامیابی کی راہیں حصہ سوم " " سوم

دینی معلومات بطرز سوال و جواب

امسال ناصرات کا صرف ایک امتحان ہوگا۔ جو مئی کے آخری اتوار کو ہوگا۔ تمام لجنات اپنی ناصرات کے لئے مذکورہ کتابیں دفتر لجنہ مرکزیہ ربوہ سے منگوالیں بعد میں ملنے میں دشواری ہوگی (سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین کرام و قائدین اضلاع!

سرائے خدمت کے وعدہ جات اور وصولی کی طرف خصوصی توجہ فرماویں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روئیداد جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ ۱۹۷۶ء

مرتبہ محترمہ امۃ الرفیق ظفر صاحبہ آف کراچی

پہلا دن ۔ ۱۰ر دسمبر ۱۹۷۶ء

اجلاس اوّل

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ کے اجلاس اوّل کا آغاز ۱۰ر فتح مطابق ۱۰ر دسمبر بروز جمعہ ۱۹۷۶ء انوار و برکات سے معمور فضا میں ساڑھے نو بجے ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایمان افروز افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ کا یہ روح پرور خطاب جسے مستورات نے حد درجہ انہماک اور توجہ سے سُنا مردانہ جلسہ گاہ سے ریلے کیا گیا۔

بعد ازاں ہمارے پروگرام کا آغاز زیر صدارت محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو محترمہ ناہید صبوحی صاحبہ نے کی۔ نظم نصرت صاحبہ بنت محترم حنیف سید داؤد احمد صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے مستورات سے خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے بتایا کہ

ہمارا جلسہ سالانہ ایک مذہبی۔ روحانی اور تربیتی اجتماع ہوتا ہے ہر جگہ سے احمدی مرکز سلسلہ میں جمع ہوتے ہیں۔ ان کی روحانیت ترقی کرتی ہے ان کا ایمان تازہ ہوتا ہے۔ تربیت میں جو نقائص واقع ہو گئے ہوں۔ ان کی اصلاح ہوتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق جماعت کی ترقی کو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ اس لئے ہماری بہنوں کو چاہیئے کہ استقلال اور صبر کے ساتھ اس پورے پروگرام کو سُنیں ان تین دنوں کو ذکر الٰہی اور دعاؤں میں گزاریں۔ پھر آپ نے مستورات کو توجہ دلائی کہ جہاں بہت سی شہری اور دیہاتی لجنات اپنے فرائض احسن طور پر سرانجام دے رہی ہیں وہاں ایک بڑی تعداد لجنات کی ایسی بھی ہے جن کا مرکزی لجنہ اماء اللہ سے مضبوط تعلق قائم نہیں نہ وہ اپنی رپورٹ بھجواتی ہیں نہ ان کی طرف سے چندہ آتا ہے پاکستان میں چھ سو کے قریب لجنات قائم ہیں لیکن جو سال ختم ہوا ہے اس میں ۳۱۸ لجنات کی طرف سے چندہ لجنہ اماء اللہ آتا ہے۔ رپورٹیں اس سے بھی کم تعداد میں آئیں۔

آپ نے یہ ہدایت فرمائی کہ لجنات منظم ہوں اور ہر احمدی خاتون لجنہ کی ممبر ہو۔ صرف نام کی نہیں بلکہ لجنہ اماء اللہ کی ترقی جماعت کی بہبودی اور ترقی کی انہیں فکر ہو۔ اور پھر ممبرات کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی عہدیداران سے مکمل تعاون کریں اور مرکزی لجنہ کو اپنے کام کی رپورٹ بھجوائیں۔ آپ نے دیہاتی مستورات کو علم کے نور سے منور ہونے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا۔

سال رواں کے لئے دیہاتی لجنات کے سپرد چندہ کے علاوہ صرف اور صرف ایک کام تجویز کروں گی اور وہ سو فیصدی عورتوں بچوں کو قرآن مجید ناظرہ پڑھانا اور اردو لکھنا پڑھنا سکھانا ہے اگر پوری کوشش کی جائے اور سارا سال مکمل جدوجہد اس سلسلہ میں کی جائے تو مجھے یقین ہے کہ ایک سال میں نمایاں نتائج برآمد ہوں گے۔ اس سلسلہ میں میں مرکزی لجنہ کی طرف سے مکمل تعاون کا یقین دلاتی ہوں بشرطیکہ مقامی لجنہ پورے عزم سے کام کرے ہر وہ عورت جو اردو لکھنا پڑھنا جانتی ہے کم از کم ایک عورت کو سال میں اردو لکھنا پڑھنا سکھا دے۔

آپ نے مستورات کو ان کی اس ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی کہ وہ اپنے بچوں کو شریعت کے احکام سکھائیں وہ احکام جن کا معاشرہ اور اخلاق سے تعلق ہے اور جو ہماری زبان میں آداب کہلاتے ہیں۔

اسلامی شریعت کے دو حصے ہیں۔ ایک وہ احکام جن کا تعلق اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی سے ہے ان کو ہم عبادات کے نام سے موسوم کرتے ہیں دوسرے وہ احکام جن کا تعلق اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہے ان کو ہم اخلاق کے نام سے پکارتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے احیائے دین کے لئے بھیجا ہے۔ آپ کو اس لئے مبعوث کیا گیا ہے کہ ان گم گشتہ اخلاق اور نیکیوں کو جن کی تعلیم اسلام نے دی لیکن عملاً اس پر عمل نہیں ہوتا تھا پھر سے قائم کریں۔ جماعت احمدیہ کا سب سے بڑا کام اخلاق فاضلہ کا قائم کرنا ہے

آپ نے مستورات کو یہ نصیحت فرمائی کہ ان کے قول و فعل میں کبھی تضاد نہ ہو ہم میں عدل۔ احسان۔ احسان کا شکریہ۔ صفائی پسندی۔ سخاوت وفاداری رحم کرنا عملاً۔ سچا دوست۔ حلم عفو۔ ایثار۔ قرض دینا۔ صدقہ دینا، تعاون کرنا، صلح جوئی، دیانت داری دوسروں کا اعزاز و اکرام کرنا، ادب کرنا، اخوت، راز داری، بشاشت جیسی نیکیاں موجود ہونی چاہئیں۔ پھر آخر میں آپ نے قومی نیکیوں کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلائی اور اصلاح نفس کے ذرائع بتاتے ہوئے آپ نے فرمایا سب سے پہلے انسان کو اپنی برائیوں کا خود علم ہونا چاہیئے۔ دوسرا طریق یہ کہ [illegible] اپنے کسی گہرے اور دلی دوست سے کہے کہ اس کے نفس کا مطالعہ کرے تیسرا طریق یہ اختیار کرے کہ جو عیب دوسروں میں نظر آتے ہوں ان کے متعلق دیکھے کہ کہیں وہ مجھ میں تو نہیں پائے جاتے اور چوتھا طریق یہ کہ وہ غور کرے کہ دشمن مجھ پر کیا عیب لگاتے ہیں وہ واقعی مجھ میں ہیں یا نہیں اور پانچواں سب سے بہترین طریق یہ کہ تلاوت قرآن مجید سمجھ کر کرے اور جو برائیاں پہلی قوموں میں پائی جاتی تھیں اور ان کا قرآن کریم نے ذکر کیا ان سے اجتناب کی بھرپور کوشش کرے۔ تقریر کے اختتام پر آپ نے فرمایا۔

اس زمانہ میں ہمارا سب سے بڑا کام اور فرض جماعت کے بچوں کی تربیت کرنا ان میں دین کی محبت دین کے لئے اور غیرت دین کے لئے قربانی کا جذبہ پیدا کرنا ہے انہیں شیطانی حملوں سے بچانا ہے تاکہ جب وہ بڑے ہوں تو ان کے دل دین کی محبت سے سرشار ہوں۔ ایمان ان کے چہروں سے جھلکے۔ قرآن کی عظمت ان کے دلوں میں ہو۔ اسوۂ رسولؐ پر عمل کرنے کے وہ دیوانے ہوں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے کسی حکم کو توڑنے سے مرجانا بہتر سمجھتے ہوں۔ خلیفۂ وقت کی کامل اطاعت کرنے والے ہوں۔ اعلیٰ اخلاق ہوں۔ بنی نوع انسان سے محبت کرنے والے ہوں۔ ہم اپنی آنکھوں سے اپنی نسل کو ایسا ہوتا دیکھیں اور اطمینان کا سانس لیتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوں۔ آمین۔

سوا گیارہ بجے آپ کا افتتاحی خطاب ختم ہوا اور اس کے بعد محترم سید محمود احمد صاحب ناصر کی تقریر بعنوان "غزوات النبی صلی اللہ علیہ وسلم در خلق عظیم" مردانہ جلسہ گاہ سے ریلے کی گئی اور ۱۲ بجے یہ اجلاس اختتام پذیر ہو گیا۔

اجلاس دوم

نماز جمعہ و عصر کی ادائیگی کے بعد اجلاس دوم کی کارروائی سوا دو بجے زیر صدارت حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ دام ظلہا العالی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو محترمہ فرزانہ فرحت صاحبہ نے کی۔ نظم محترمہ ناہید صبوحی صاحبہ نے پڑھ کر سنائی۔ محترمہ سیدہ حمیدہ بانو صاحبہ نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم داعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیراً" کے عنوان پر تقریر کی۔

ان کے بعد ماریشس سے آئی ہوئی ایک احمدی خاتون نے نظم "میری رات دن بس یہی اک صدا ہے" خوش الحانی سے پڑھی۔

محترمہ حمیدہ قدسیہ صاحبہ نے "موجودہ دور میں احمدی خواتین کی ذمہ داریاں" کے عنوان پر تقریر کی۔

آپ کے بعد محترمہ بکری بیگم صاحبہ نے نظم پڑھی اور محترمہ بشرت بیدہ متین صاحبہ نے "احمدی مستورات اور تعلیم دین" کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد کی کارروائی مردانہ جلسہ سے ریلے کی گئی اور محترم مولانا ابو العطاء صاحب کی تقریر بعنوان "حقیقۃ المہدی" اور محترم صوفی بشارت الرحمان صاحب کی تقریر بعنوان "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں" سنی گئی۔ اس طرح پہلے دن کا دوسرا اجلاس بخیر و عافیت ختم ہوا۔

(باقی)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالِ نو مبارک ہو

(از محترم چوہدری ظہور احمد صاحب سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ہجری قمری اور ہجری شمسی دونوں سالوں کا آغاز چند دن کے فرق سے ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ سال عالمگیر جماعتِ احمدیہ کے تمام افراد کو چاہے وہ دُنیا کے کسی ملک میں ہوں بہت مبارک کرے۔ خدا کرے کہ غلبۂ اسلام کا جو کام ہمارے کندھوں پر ڈالا گیا ہے اسے سرانجام دینے کے لئے ہمارا قدم آگے سے آگے ہی بڑھتا چلا جائے اور درمیان میں جو روکیں پیدا ہوں ان کو ہمارا رب کریم اپنے فضل سے دُور کر دے اور خدائے واحد و یگانہ کا نام دُنیا میں بلند ہو اور ہمارے رسول کریم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا تمام جھنڈوں سے بلند ہو اور انوارِ قرآنی دُنیا کے کناروں تک پھیل جائیں۔

مَیں اپنے تمام بھائیوں اور بہنوں سے درخواست کرتا ہوں کہ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کو جن دعاؤں کے کرنے کی تاکید کر رکھی ہے انہیں کبھی نہ بھُولیں۔ مَیں اِس وقت حضور کی ایک دعا ذیل میں درج کرتا ہوں۔ فرمایا:-

"ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر وقت اور ہر آن اپنے رب کے حضور یہ دعائیں کرتے رہیں کہ اے خدا تُو نے ہمیں تدبیر میسر نہیں کی لیکن تُو نے ہمیں گداز دل عطا کئے ہیں ہمیں منکسر مزاج دیئے ہیں ہم تیرے حضور جھکتے ہیں تو ہم پر فضل کر تُو ہم پر رحمت کی نگاہ کر اور اس مقصد کے حصول کے سامان جلد پیدا کر دے جس مقصد کے لئے تُو نے ہماری جماعت کو قائم کیا ہے۔ تُو ہمیں کامیابی عطا فرما۔ اور پھر اے خدا تُو ہم پر اپنا ایسا فضل کر کہ آسمان سے فرشتوں کی افواج نازل ہوں اور بنی نوع انسان کے دلوں پر ان کا تصرف ہو جائے حتّٰی کہ وہ ان دلوں کو تبدیل کر دیں تا تیرا جلال اور کبریائی، تیری عظمت اور تیری توحید دلوں میں پیدا ہو جائے اور وہ جو آج تیرے خلاف باغیانہ خیالات رکھتے ہیں وہ تیرے مطیع بندے بن جائیں۔ اور اے خدا جیسا کہ تیرا وعدہ ہے غلبۂ اسلام کے دن ہمیں جلد دکھا تا ہم تمام اکنافِ عالم میں لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کی صدا سُننے لگیں اور تمام بنی نوع انسان اپنے محسنِ حقیقی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے لگیں۔ خدا کرے کہ اس کے سامان جلد پیدا ہو جائیں۔" آمین

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اپریل ۱۹۶۶ء مطبوعہ الفضل ۱۱ مئی ۱۹۶۶ء)

محترم چوہدری فضل الٰہی صاحب پوسٹ ماسٹر (ریٹائرڈ) وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم چوہدری فضل الٰہی صاحب پوسٹ ماسٹر (ریٹائرڈ) ۳۱ر دسمبر ۱۹۷۶ء کو بعمر ۸۱ سال وفات پاگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم نے دس لڑکے اور تین لڑکیاں بطور یادگار چھوڑے ہیں جو کہ سب بفضلہ تعالیٰ شادی شدہ اور برسرِ روزگار ہیں۔ آپ مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ کے بڑے بھائی اور مکرم چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے والد تھے۔

مرحوم ایک لمبا عرصہ محلہ دارالرحمت فیکٹری ایریا میں صدر کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ تبلیغ کا بہت شوق رکھتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

امراءِ اضلاع کی توجّہ کے لئے ضروری اعلان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداران کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰ر اپریل ۱۹۷۷ء کو ختم ہو رہی ہے۔ نئے انتخابات (از یکم مئی ۱۹۷۷ء تا ۳۰ر اپریل ۱۹۸۰ء) کروائے جانے کے لئے اخبار الفضل میں اعلان کروا دیا گیا ہے لہٰذا تمام امراء اضلاع اِس امر کی نگرانی فرماویں کہ ان کے ضلع کی تمام جماعتوں کے انتخابات کی رپورٹیں ۱۵ر مارچ ۱۹۷۷ء تک نظارت علیا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ نیز یہ بھی نگرانی فرماویں کہ انتخابات قواعد کے مطابق ہوں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

ضروری اعلان

برائے ممبران شوریٰ سب کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ

مورخہ ۸ر جنوری ۱۹۷۷ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب دارالضیافت ربوہ میں شوریٰ سب کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ کا ایک ضروری اجلاس منعقد ہوگا براہ کرم تمام ممبران وقتِ مقررہ سے قبل ربوہ پہنچ کر اس میں شمولیت فرماویں۔ (سیکرٹری)

ضروری ہدایت

ربوہ کے عام قبرستان نمبر ۱ (شہیدی قبرستان) اور عام قبرستان نمبر ۲ میں قبروں پر کتبہ لگانے سے پہلے کتبہ کی عبارت اور ڈیزائن اسی طرح اگر قبر کو محفوظ کرنے کیلئے اسکے اردگرد اینٹیں لگانی مقصود ہوں تو اسکے ڈیزائن کے متعلق پہلے دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ سے منظوری حاصل کر لی جائے تاکہ وقت پر کوئی تکلیف یا پریشانی نہ ہو۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواستہائے دُعا

(۱) سعید الرحمٰن صاحب پراچہ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ ان کی بیٹی عزیزہ سارہ سلمہا کو سرگودہا سے سی۔ایم۔ایچ لاہور میں بغرض علاج منتقل کیا گیا ہے۔ وہاں بدھ کے روز ان کے دماغ کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیزہ موصوفہ کو معجزانہ طور پر شفا عطا فرمائے۔ آمین

(۲) لمبی بیماری کی وجہ سے میری دونوں آنکھوں میں موتیا اُتر آیا تھا۔ ڈاکٹروں نے سرِدست بائیں آنکھ کا آپریشن کیا ہے جو بظاہر کامیاب معلوم ہوتا ہے مگر اصل حقیقت زخم کے مندمل ہونے پر معلوم ہو گی۔ احباب دعا فرمائیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اندھیرے کو پھاڑ کر سویرا کرتا ہے میری آنکھ کے اندھیرے کو بھی دُور فرما کر اسی میں روشنی عطا فرمائے۔

عبدالرشید قریشی ایڈووکیٹ

دار الحمد ۸/ ۱۷۶ نیو مسلم ٹاؤن۔ لاہور

(۳) میرے بیٹے عبدالحلیم بی۔اے ایل ایل بی کا گذشتہ سال لاہور میں ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔ ٹانگ پر شدید چوٹ آئی تھی۔ تقریباً ایک سال علاج کروانے کے بعد ڈاکٹروں نے اپریشن کروانے کا مشورہ دیا۔ ۲۳ر دسمبر ۱۹۷۶ء کو لائلپور میں اپریشن ہوا ہے۔

احبابِ جماعت عزیز کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(مولوی) محمد حسین بمقام بھماں ضلع لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴